ہائے صغراؑ

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نوید

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

مسافروں میں نہیں ہے جو نام صغراؑ کا
خبر سے زرد ہے چہرہ تمام صغراؑ کا

یہ التجا ہے اٹھا کر لرزتے ہاتھوں کو
کہ ہے یہ آخری شہؑ کو سلام صغراؑ کا

مجھے سواریِ فضہ میں ہی بٹھا دیجئے
تھا ہاتھ جوڑ کر شہؑ سے کلام صغراؑ کا

وہ درد ہے کہ بدن زرد ہے جبیں ہے سرد
سفر سے سخت ہے شاید قیام صغراؑ کا

گزار لیتی ہے وہ انتظارِ شام میں دن
نہیں گزرتا مگر وقتِ شام صغراؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

دیے جلانا جلا کر منڈیر پر رکھنا
ہوا کی منتیں کرنا ہے کام صغراؑ کا

وہ حالِ زار تھا زینبؑ نے بھی نہ پہچانا
وہ پوچھتی رہی صغراؑ سے نام صغراؑ کا

جو پوچھا کس پہ مصیبت ہوئی تمام نویدؔ
تو آ گیا لبِ عابدؑ پہ نام صغراؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

محرم آ گیا اب تک علی اکبرؑ نہیں آئے
جو دیکھا چاند صغراؑ نے کہا دل تھام کر ہائے

کوئی تو آئے دم سینے میں اٹکا ہے مرے بھائی
خبر آئے کہ تم آؤ کہ نیند آئے کہ موت آئے

تکے جاتی ہے رستہ ایک ٹک دہلیز پر بیٹھے
ہوا آئے کہ گرد آئے کہ ابر آئے کہ دھوپ آئے

طبیعت گھر میں گھبرائی تو اُٹھ کر در پہ آ بیٹھی
کہاں جائے وہ اُٹھ کر اب اگر دل اُس کا گھبرائے

کوئی آتا ہے دروازہ کُھلا رکھنے سے اے صغراؑ
نہیں آتا کوئی دل کو ترے یہ کون سمجھائے

Presented by Ziaraat.Com

ہوا سے خاک اُڑتے سب کے حجرے دیکھ کر ویراں
کرے کیا گر وہ دیواروں سے اپنا سر نہ ٹکرائے

جو پہنچا نامہ بر خط لے کے صغراؑ کا تو کب پہنچا
پڑے تھے دل کو پکڑے خاک پر اکبرؑ سناں کھائے

نویدؔ اُس کے لبوں پر بس یہی نوحہ تھا اے بھائی
کیا تھا وعدہ آنے کا نہ صبح آئے نہ شام آئے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ڈیوڑھی پر اک شمع جلائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے
آنا تھا جن کو نہیں آئے، صغراؑ در پر بیٹھی ہے

دور تلک خالی ہے رستہ حدِّ نظر تک اُڑتی دھول
لب ساکت آنکھیں پتھرائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

اُس کے تن پر سے جاتی ہے ساری دھوپ اور ساری اوس
دن نکلے یا رات آجائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

یا پلکوں کے بیچ اُٹھا کر آنکھیں رستا لے آئیں
یا آنکھیں رستہ لے جائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

بند کرے دروازہ کیونکر جانے کب آجائیں اکبرؑ
جانے کیوں اکبرؑ نہیں آئے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

Presented by Ziaraat.Com

اٹتے اٹتے گرد میں ہائے صورت سے تصویر ہوئی
سب کی یاد میں خود کو بھلائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

اُس کو کیا معلوم کہ اُن پر کیا جنگل میں بیت گئی
اُن کو کیا معلم کہ ہائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

جس کا رستہ دیکھ رہی ہے جانے آئے نہ آئے نویدؔ
بیٹھے بیٹھے مر ہی نہ جائے صغراؑ در پر بیٹھی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

حال صغریٰؑ کا وہ تھا چاند سے دیکھا نہ گیا
اُس سے پوچھا نہ گیا اِس سے بتایا نہ گیا

ہائے صغریٰؑ نے دیے کتنے جلائے لیکن
در و دیوار سے ویرانی کا سایہ نہ گیا

اُدھر اکبرؑ کے سناں دل میں گڑی اور وہ اِدھر
گری دہلیز پہ اِس طرح کے اٹھا نہ گیا

صبح کیا آئی کے پھر خاک اڑائی نہ گئی
شام کیا آئی کہ سر خاک پہ مارا نہ گیا

چاند، دہلیز، دیا، وعدۂ اکبرؑ ،امید
اس سے آگے دلِ بیمار سے سوچا نہ گیا

Presented by Ziaraat.Com

ہائے ویرانی سے تنہائی سے سناٹے سے
دلِ صغریٰؑ کو کسی سے بھی سنبھالا نہ گیا

گھر میں پھیلی ہوئی کچھ ایسی اداسی تھی کہ بس
دن سے ٹھہرا نہ گیا شام سے گزرا نہ گیا

مر گئی وہ کہ ہے غش میں کہ ہے سکتے میں نویدؔ
گھر کے سناٹے سے بھی راز کے کھولا نہ گیا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

گھر میں موت کا سناٹا ہے بس اک صغرا زندہ ہے
یا ہے دیا دہلیز پہ روشن یا اک سایہ زندہ ہے

اک آہٹ پر کان دھرے ہے سارے گھر کی تنہائی
بس آنکھوں میں جان ہے باقی یا دروازہ زندہ ہے

خاک اُڑتے خالی حجروں میں ایک ویرانی پھیلی ہے
یا خاموشی چیخ رہی ہے یا سناٹا زندہ ہے

زرد حویلی کے حجروں میں اک اُمید کا منظر ہے
بجھتے ہوئے اک دیے کی لَو ہے اور اک چہرہ زندہ ہے

سارے گھر کو ایک اُداسی ہر جانب سے گھیرے ہے
بس اک صغرؑا زندہ ہے پر صغرؑا بھی کیا زندہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

سارے گھر میں گئے ہوؤں کے چلتے پھرتے سائے ہیں
اور گھر کی دہلیز پہ بیٹھی صغراؑ تنہا زندہ ہے

جس رستے سے آنے والے گھر کو لوٹ کے آئیں گے
در پہ لگی ویراں آنکھوں میں بس وہ رستہ زندہ ہے

دل کے دھڑکنے سے آتی ہے ماتم کی آواز نویدؔ
کانپتے ہونٹوں کی جنبش میں بس ایک نوحہ زندہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہائے صغراؑ کتنی ہے اکیلی ویران حویلی میں
سر مارتی ہے دیواروں سے رہتی ہے اکیلی ویران حوالی میں

سناٹا بھرے گھر کی جب یاد دلاتا ہے
جینے کی دعا دیکر سب کو مرتی ہے اکیلی ویران حویلی میں

تصویر بنی شب بھر تکتی ہے دیے کی لو
سونے آنگن میں سارا دن پھرتی ہے اکیلی ویران حویلی میں

بچھڑے ہوئے لوگوں کے پھرتے ہوئے سائے ہیں
سناٹے کی آوازوں کو سنتی ہے اکیلی ویران حویلی میں

اُجڑا کوئی مقتل میں اجڑا کوئی زنداں میں
اُجڑے تو سبھی لیکن صغراؑ اجڑی ہے اکیلی ویران حویلی میں

Presented by Ziaraat.Com

عاشور کی شب زینبؑ یہ پوچھتی تھی شہہؑ سے
اکبرؑ کی بہن یعنی صغراؑ کیسی ہے اکیلی ویران حویلی میں

ہر ایک کے ہجرے میں کرتی ہے دیا روشن
جب شام اترتی ہے ہائے جلتی ہے اکیلی ویران حویلی میں

کیا جانے مرا کنبہ بھوکا ہے کہ پیاسا ہے
یہ سوچ کے وہ بھوکی پیاسی رہتی ہے اکیلی ویران حویلی میں

کیا صبح نویدؔ اسکی کیا شام نویدؔ اُسکی
جیتی ہے نہ مرتی ہے ہائے کتنی ہے اکیلی ویران حویلی میں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

صغراؑ اکیلے گھر میں اکبرؑ کو رو رہی ہے
گھر بھر کو یاد کرکے گھر بھر کو رو رہی ہے

کرب و بلا میں شاید یہ وقتِ فجر ہوگا
اللہ ھُو کہہ کے صغرا اکبر کو روہی رہی ہے

کرب و بلا میں شاید یہ وقتِ ظہر ہوگا
وہ پیاس یاد کرکے اصغر کو رو رہی ہے

کرب و بلا میں شاید یہ وقتِ عصر ہوگا
بابا کو یاد کرکے خنجر کو رو رہی ہے

کرب و بلا میں شاید مغرب کا وقت ہوگا
زینبؑ کو یاد کرکے چادر کو رو رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

کرب و بلا میں شاید وقتِ عشاء یہ ہوگا
ہائے سکینہؑ کہہ کر گوہر کو رو رہی ہے

اِس وقت ہوش کب ہے اُس کو نویدؔ اپنا
اک فرد یاد کرکے لشکر کو رو رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

صغراؑ آہیں بھرتی رہ گئی اکبرؑ اکبرؑ کرتی رہ گئی
ٹوٹ کے اکبر کے سینے میں دور کہیں اِک برچھی رہ گئی

اکبرؑ کے جانے سے لیکر اپنی موت کے آنے تک
خالی خالی آنکھوں سے وہ بس دروازہ تکتی رہ گئی

خاک اڑتے خالی حجروں میں اک ویرانی پھیلی تھی
اُس ویرانی میں وہ اُڑتی دھول میں ہائے اٹتی رہ گئی

بے دستک ہی سارے موسم دروازے پر بیت گئے
جیسے بیٹھی تھی وہ ہائے ویسی ہی وہ بیٹھی رہ گئی

یاد میں جانے والوں کی وہ دن گزرے اور شام ڈھلے
سورج سورج جلتی رہ گئی تازہ تازہ بجھتی رہ گئی

Presented by Ziaraat.Com

جانے اُس کو موت آئی یا جانے اکبر یاد آئے
گونج کے ہائے سناٹے ہیں اِک دھیمی سے ہچکی رہ گئی

بہنے والے ہر آنسو میں ہر اک چہرہ زندہ تھا
آئے نہ لوٹ کے آنے والے رونے والی روتی رہ گئی

زرد مکاں کے ہجروں میں بس شور بھرا سناٹا تھا
خالی گھر میں جانے والوں کی آوازیں سنتی رہ گئی

قتل ہوئے جو بھوکے پیاسے اُن کو کیا معلوم نویدؔ
یاد میں بھوکے پیاسوں کی وہ بھوکی پیاسی مرتی رہ گئی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہائے صغراؑ کے لیے گردِ سفر لیجائیگی
پاس زینبؑ کے بچا کیا ہے جو گھر لے جائے گی

دم رکا جاتا ہے سینے میں کہ اکبرؑ کی جگہ
کیسے وہ اکبرؑ کے مرنے کی خبر لیجائیگی

خاک پر جس دم گرے گی کہہ کے زینبؑ یا حسینؑ
یہ صدا تو ہائے صغراؑ کا جگر لیجائیگی

لاشۂ شہہؑ سے اُٹھا کر خود کو وہ سوئے قفس
کس طرح لیجائیگی یارب مگر لیجائیگی

کچھ نہ لے جائیگی وہ پیشِ خدا محشر کے روز
ہاں بس اک کُرتا ہے جو وہ خوں میں تر لیجائیگی

Presented by Ziaraat.Com

کیا ملا فضہ کو زہراؑ کو دکھا نے کے لیے
تازیانوں کے نشاں بس پشت پر لیجائیگی

گھر جلا کیسے یہ صغراؑ کو دکھا نے کیلئے
اک مٹھی راکھ کی صورت میں گھر لیجائیگی

جس جگہ تعویز تھا رسی بندھی کیسے نویدؔ
نیل کی صورت میں روداد سفر لیجائیگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

دھول اڑتی ہوئی دے رہی ہے صدا ، آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ
بے عمامہ کوئی ہے کوئی بے ردا، آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

یہ جو بجھتے چلے جا رہے ہیں دیئے ، بجھ کے صغرا کو بتلا رہے ہیں دیئے
اٹھ بھی اب خاک سے لے خبر در پہ جا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

بین کے شور سے بھر گیا ہے جو گھر یہ جو بجنے لگے ہیں ہواؤں سے در
کہہ رہا ہے یہ صغرا سے بجھتا دیا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

ڈھونڈنے اب وہ جائے گی خود کو کدھر لے گیا تھا جو صغرا سے اُس کو خبر
کھو کے اُس کی خبر کھو کے اُس کا پتا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

ہو گئی کربلا بچ گیا لاالہٰ کٹ گیا وہ گلا لٹ گئی وہ ردا
کر کے بہرِ خدا لا کی قیمت ادا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

Presented by Ziaraat.Com

کٹ گیا تیغ سے منّیت کا گلا یوں ہوا ہائے اجرِ رسالت ادا
لے کُرتا رسالت کا خوں میں بھرا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

حال صغرا کا حالت سے بے حال تھا وہ دیئے جا رہی تھی صدا پر صدا
کچھ سنا اے صبا کچھ سنا اے ہوا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

گونجتی ہے نویدؔ عرش پہ یہ صدا سیّدہؑ سیّدہ ، مرتضیٰؑ مرتضیٰؑ
مجتبیٰؑ ، مجتبیٰؑ ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

Presented by Ziaraat.Com

ماتمی

آؤ بتلاتا ہوں تم کو میں کہ کیا ہے ماتمی
سایۂ زینبؑ میں زہراؑ کی دُعا ہے ماتمی

صرف زہراؑ کو ہے اس کی قدر و قیمت کی خبر
عقل کے اِدراک سے تو ماوَرا ہے ماتمی

آسماں پر جب نیا تارا کوئی ظاہر ہوا
بول اٹھے عرش و زمیں پیدا ہوا ہے ماتمی

تیز ہوتی جارہی ہے دم بہ دم ماتم کی لَے
حلقۂ ماتم میں کوئی آرہا ہے ماتمی

کس طرح سے رہ کے زندہ رزق پاتے ہیں شہید
کیسے یہ جانے کوئی کیا پارہا ہے ماتمی

Presented by Ziaraat.Com

بے بشارت کوئی کیا جانے ہے کیا اجرِ عظیم
کیا خبر بے ماتمی کو ہائے کیا ہے ماتمی

وا حُسینا کہہ کے روئے مشرقین و مغربین
ماتمی سے جب کوئی آ کر ملا ہے ماتمی

اُس کے دامن تک نہ اٹھ کر گردِ دنیا آ سکی
جیسا آیا ویسا دنیا سے گیا ہے ماتمی

نوری و خاکی سمجھ کر جاننا آساں نہیں
جانے کس ترکیب و طینت سے بنا ہے ماتمی

کیا کہوں میں چلتا پھرتا اِک عزاخانہ ہے وہ
کربلا جس میں دِکھے وہ آئینہ ہے ماتمی

Presented by Ziaraat.Com

دو سِروں کے درمیاں ہے عالمِ ہست و وجود
اک سِرا وحدانیت ہے اک سِرا ہے ماتمی

روشنی سے اپنی ہی روشن ہے جو روشن ضمیر
ہر عزاء کی انجمن کا وہ دیا ہے ماتمی

چھوڑ دے کرسی ذرا اے عرش کر جھک کر سلام
خون میں اپنے ہی ڈوبا آرہا ہے ماتمی

کیا حِصار لفظ میں آئے بیاں اُس کا نویدؔ
میں نے جو لکھا ہے اُس سے بھی سوا ہے ماتمی

Presented by Ziaraat.Com

شکریہ

سید ظفر مہدی زیدی ولد سید ظفریاب زیدی
سید ناصر حسین کاظمی

0315-2614675

سلام

سید عامر کاظمی (عامر زیدی شہید)

www.mirahmadnavaid.com
www.mirahmednavaid.com

Presented by Ziaraat.Com